مئی تا جولائی 2022ء
شمارہ 266 ذیقعد محرم 1443ھ
بیاد
الشاہ امام احمد رضا خان قادری
ماہنامہ
جہانِ رضا
لاہور
ادار یہ، آنکھ والو عبرت حاصل کرو
امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت
حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ
اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا جذبہ ایثار
حوصلہ افزائی کے فوائد
حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ
حضور تاج الشریعہ علماء و مشائخ و سادات کی نظر میں
مہنگائی کے اس طوفان میں
کمر توڑ مہنگائی چند تجاویز
انتہائی منظم لوگوں کی صحت مند عادات
مدیر اعلیٰ
محمد منیر رضا قادری
مجلس رضا
مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہٗ کے افکار کا حقیقی و تحقیقی ترجمان

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور

بیاد
مجدد دین و ملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی مجلس رضا: حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بانی ماہنامہ: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیٹر
پروفیسر سید محمد سرفراز قادری رضوی
محمد منیر رضا قادری رضوی عفی عنہ

شمارہ ۲۶۶/ مئی، جولائی ۲۰۲۲ء / ذیقعدہ، محرم ۱۴۴۳ھ جلد ۳۰

مرکزی مجلس رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

فہرست

زرِ تعاون: فی پرچہ -/30 روپے
سالانہ چندہ بذریعہ ڈاک -/500

خط و کتابت ترسیل زر اور ملنے کا پتا

مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
0321-4477511
042-37225605
Email:muslimkitabevi@gmail.com

ادار یہ

آنکھوں والو عبرت حاصل کرو

پاکستان میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو سلطنت عثمانیہ میں خاتمہ کے وقت ہوا تھا

ساڑھے تین براعظموں اور 52،00،000 لاکھ مربع کلومیٹر پہ پھیلی اس عظیم سلطنت کا شیرازہ کیوں بکھر گیا...؟

سٹیٹ بنک ترمیمی بل پر اہل اقتدار کے بیانات سنے تو سلطنت عثمانیہ کا ''فرمان'' یاد آ گئے۔عثمانیوں نے اپنی معیشت کے ساتھ یہی کچھ کیا تھا....

سلطنت عثمانیہ کتنی بڑی سلطنت تھی لیکن ایک وقت آیا اسے قرض لینا پڑ گیا اور اس نے یورپی ممالک کے آگے دست سوال دراز کر دیا۔

اس کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ دربار شاہی اور اس سے جڑی اشرافیہ کے غیر معمولی اخراجات تھے۔

قرض لیا جاتا رہا اور اللوں تللوں کی نذر ہوتا رہا۔یعنی وہی ہوا جو ہمارے ہاں ہوتا رہا ہے۔

قرض کا پہاڑ کھڑا ہو گیا ہے، ہر قسم کی بالادست اشرافیہ مزے میں ہے، غیر معمولی تنخواہیں ہیں، پلاٹ ہیں، ہوش ربا مراعات ہیں لیکن عوام کو ہر پہر پیاس بجھانے کے لیے اپنا کنواں خود کھودنا پڑتا ہے۔

اسے معلوم نہیں اربوں ڈالر کا یہ قرض کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔بس اسے یہ معلوم ہے کہ قرض آیا تھا لگ گیا اب اس پر سود اور اقساط کی ادائیگی کے لیے قربانی دینے کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا ہے ادائیگی عوام کرے گی۔

آئے روز لوگ سو کر اٹھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے فلاں فلاں چیز مہنگی ہو چکی جو کسر رہ گئی تھی، منی بجٹ تیار ہے، وہ پوری کر دے گا۔

قرض لے لے کر اور بے رحمی سے کھا کھا کر ایک وقت آیا کہ سلطنت عثمانیہ کا دیوالیہ نکل گیا۔ قرض کا پہاڑ کھڑا تھا لیکن اس قرض سے سلطنت میں ایسا کچھ بھی تیار نہیں کیا گیا تھا جس سے اتنا زر مبادلہ حاصل ہو پاتا کہ قرض کی ادائیگی ہی ہوتی رہتی۔

چنانچہ 1875 میں 'فرمان رمضان' جاری کیا گیا اور دنیا کو بتا دیا گیا کہ سلطنت عثمانیہ کے پاس آپ کا قرض ادا کرنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ دیوالیہ ہو گئی ہے۔

سلطنت کا جغرافیائی سقوط تو بعد میں جا کر ہوا لیکن اس کی معاشی خود مختاری کا خاتمہ اس فرمان رمضان کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔

جب نوبت یہاں تک آن پہنچی تو جنہوں نے قرض دے رکھے تھے وہ اکٹھے ہو گئے کہ اب سلطنت عثمانیہ کی معاشی پالیسیاں ہم ترتیب دیں گے۔

اب اہم فیصلے ہم کریں گے۔ طے پایا کہ اب ٹیکس کب کہاں اور کتنا لگنا ہے اس کا فیصلہ سلطنت عثمانیہ کے بادشاہ سلامت نہیں کریں گے بلکہ اس کا فیصلہ وہ کریں گے جنہوں نے سلطنت عثمانیہ کو قرض دے رکھا ہے۔

بادشاہ سلامت نے تھوڑی بہت مزاحمت تو کی ہو گی اور یقیناً دربار میں تشریف لا کر فرمایا ہو گا کہ ایک تو آپ نے گھبرانا بالکل نہیں ہے لیکن بالآخر ہوا وہی جو مالیاتی طاقتوں نے چاہا۔ چنانچہ چند ہی سال بعد 1881 میں مجبوری کے عالم میں سلطنت عثمانیہ نے معاشی سرنڈر کی دستاویز پر دستخط کیے اور "فرمان محرم" جاری کر دیا گیا۔

فرمان محرم گویا اس بات کا اعلان تھا کہ اب سلطنت عثمانیہ کے "سٹیٹ بنک" پر سلطنت کا کوئی کنٹرول نہیں رہا۔

اب مالیاتی بندوبست کو عالمی مالیاتی قوتیں براہ راست دیکھیں گی۔ انہی کا عملہ آئے

گا۔ وہی پالیسیاں بنائیں گے۔ وہی ٹیکس کا تعین کریں گے،۔ وہی ٹیکس وصول کریں گے۔

چنانچہ فرمان محرم کے تحت یورپی ممالک نے سلطنت عثمانیہ کی معیشت کا نظام سنبھال لیا یہ اپنے لوگ لے کر آئے ان کی اپنی معاشی ٹیم تھی اپنے ماہرین تھے۔ سلطنت عثمانیہ کی ''وزارت خزانہ'' اور سارا مالیاتی ڈھانچہ بے بس ہو گیا۔

یورپی اہلکاروں نے ''ریاست کے اندر ریاست'' بنالی۔ بندرگاہوں سے لے کر بازاروں تک ہر طرف انہی کی پالیسیاں چل رہی تھیں ایک متوازی معاشی بیوروکریسی کھڑی کردی گئی۔

کوئی ترقیاتی کام بھی ہوتا تو انہی کی اجازت اور تعاون سے ہوتا۔ انہوں نے ٹیکسوں کا انبار لگا کر رہی سہی مقامی معیشت کا بھی کباڑا کر دیا۔

ایک نئی معاشی پالیسی آئی اور ہر اس شعبے میں باہر سے سستا مال مارکیٹ میں ڈالا گیا جس میں مقامی سطح پر کوئی پیداوار ہو رہی تھی نتیجہ یہ نکلا کہ مقامی معیشت برباد کردی گئی...

ایک وقت ایسا آیا کہ اس یورپی بندوبست کے ملازمین کی تعداد سلطنت عثمانیہ کی وزارت خزانہ کے ملازمین کی تعداد سے بھی زیادہ ہوگئی۔

مقامی سطح پر بھی ہزاروں لوگ بھرتی کیے گئے جن کا کام صرف یہ تھا کہ نئے نئے ٹیکس وصول کیے جائیں اور ٹیکس کی یہ رقم یورپ لے جائی جائے۔

سلطنت عثمانیہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہی یہاں برصغیر میں مغلوں کے ساتھ ہو چکا تھا۔ طریق واردات مختلف تھا، واردات ایک ہی تھی۔

دونوں سلطنتوں کی جغرافیائی خود مختاری سے پہلے ان کی معاشی خود مختاری پر حملہ کیا گیا۔ جب معاشی خود مختاری نہ رہی تو پھر جغرافیائی خود مختاری بھی نہ رہی۔ مغلیہ سلطنت کا بھی خاتمہ ہوا اور سلطنت عثمانیہ بھی ختم ہو گئی۔

اب ذرا پاکستان کی معاشی حالت دیکھیے۔ اور ہماری سینیٹ اور قومی اسمبلی میں بیٹھے

متقی قسم کے صادق اور امانت داروں کا کردار دیکھیے۔

حکومت کا اپنا گورنر کہہ رہا ہے کہ چند ارب ڈالر دے کر آئی ایم ایف نے سب کچھ ہم سے لے لیا ہے۔کیا یہ معمولی بات ہے...؟

قرض کا انبار کھڑا ہے دفاعی بجٹ سے زیادہ رقم ہم مالیاتی اداروں کو قرض ادا کرنے میں لگا رہے ہیں۔

پچھلا قرض اتارنے کے لیے نیا قرض لینا پڑ رہا ہے۔ملک چلانے کے لیے مقامی سطح پر ایسے امکانات ہی پیدا نہیں کیے گئے کہ قرض کے بغیر مالی سال کا تعین کیا جا سکے..

بیرونی قرض کا 27 فیصد یعنی قریب 25 ارب ڈالر سی پیک کا قرض ہم پر چڑھ چکا ہے لیکن سی پیک اور اس کے ثمرات کہاں ہیں.....؟

سلطنت عثمانیہ کے زوال کے جو اسباب اہل یورپ نے بیان کیے بڑے دلچسپ ہیں۔ چند نکات کا خلاصہ بیان کیا جائے تو کچھ یوں ہوگا....

اول: غیر معمولی قرض لیا گیا اور پیداواری شعبوں میں لگانے کی بجائے اشرافیہ کی تعیش میں صرف ہو گیا۔ چنانچہ قرض کا پہاڑ کھڑا ہوتا گیا اور اس کی واپسی ممکن نہ رہی۔

دوم: سلطنت عثمانیہ ایک زرعی معیشت تھی لیکن سلطنت نے اس زرعی معیشت کو ''انڈسٹریلائز'' نہیں کیا۔ وہ یورپ کی صنعتی ترقی سے پیچھے رہ گئی۔

سوم: معاملات ریاست میں دربار سے زیادہ حرم دخیل ہو گیا۔شاہی حرم کی بیگمات کے فیصلوں کے آگے عمال حکومت کی مجال نہیں تھی کہ دم مار سکیں۔ چنانچہ غلط فیصلے ہوتے ہی چلے گئے۔

چہارم: سلطنت عثمانیہ اپنے شہریوں میں شراکت اقتدار کا تاثر پیدا نہ کر سکی۔اپنے ہی شہریوں سے محکوموں جیسا سلوک ہوا چنانچہ مختلف علاقوں میں باغیانہ خیالات پیدا ہونے لگے۔

پنجم: سلطنت عثمانیہ غیر مسلم شہریوں کی برین ڈرین کو نہ روک سکی۔

ششم: اس نے اپنے شہریوں پر توجہ کم دی۔ چنانچہ بیسویں صدی کے آغاز میں اس کے صرف 10 فیصد شہری ایسے تھے جو لکھ پڑھ سکتے تھے۔ ریاست اچھے پروفیشنلز کے بحران سے دوچار تھی۔

ہفتم: اس نے غیر ضروری جنگیں لڑیں...

ان وجوہات میں بلاشبہ مزید اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے اور ان میں "سازشوں" کو بھی یقینا شامل کیا جاسکتا ہے...

لیکن تاریخ کا یہ سفر چیخ چیخ کر دنیا سے کہتا ہے کہ مجھ سے سبق حاصل کرو۔ تاریخ کا مگر یہ بھی ایک سبق ہے کہ تاریخ سے کوئی بھی سبق نہیں سیکھتا.......

❀❀❀

امام احمد رضا اور مسئلۂ ختم نبوت

حضرت علامہ مولانا یٰسین اختر مصباحی

ائمہ مجتہدین وعلما وفقہائے اسلام، تصریح فرماتے ہیں کہ:

عہدِ نبوی میں، یا اس کے بعد کے کسی دور میں کوئی شخص، مُدّعِ نبوت ہو تو وہ، کافر ہے۔

اسی طرح اس کی نبوت کی تصدیق کے لئے کوئی شخص اُس سے نشانی، طلب کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ البتہ اگر، اس نیت سے کوئی شخص اس سے کوئی نشانی، طلب کرے کہ اِس مُدّعیِ نوبت کی ضلالت وجہالت وحماقت اِس طرح وہ، واضح کر دے تو ایسا کرنا، کفر نہیں۔

امام ابنِ حجر مکی شافعی اپنی کتاب "خَیرَاتُ الحِسَانِ فِی مَنَاقِبِ الاِمام ابی حنیفۃ النُّعمان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فَتَنَبَّأَ فِی زَمنِهٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ رجلٌ قالَ اَمھِلُونِی حَتّٰی اٰتِی بِعَلَامَۃٍ فَقَالَ مَن

طَلَبَ مِنهُ عَلامةً كفر۔ لِاَنَّهُ بِطَلَبِهٖ ذٰلِكَ مُكَذِّبٌ بقولِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا نَبِیَّ بَعدِی۔

(ص ۱۱۹۔ خیراتُ الحِسان۔ اَلفَصلُ الحَادِی وَالعِشرونَ فِی فِراسَتِہٖ۔ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللهُ عَنهُ کے زمانے میں ایک مدعیِ نبوت نے کہا:
مجھے مُہلت دو کہ میں کوئی نشانی، دکھاؤں۔

امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا: جو، اس سے نشانی مانگے گا، وہ، کافر ہو جائے گا۔ کیوں کہ: اس طلبِ علامت کی وجہ سے وہ، شخص، رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ارشادِ قطعی وضرورت دینی، لَا نَبِیَّ بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کی تکذیب کر رہا ہے۔

اَلاِعلام بِقَواطِعِ الاسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ:

وَاضِحٌ تكفيرُ مُدَّعِیَ النُّبُوَّةِ۔ وَيظهر كفرُ مَنْ طَلَبَ مِنهُ مُعجِزةً۔ لِاَنَّهُ بِطَلَبِهٖ لَهَا مِنهُ مُجَوِّزٌ لِصِدقِهٖ مع اِستحالَتِهٖ المعلومة الدِّين بِالضَّرورة۔ نَعَمْ اِنْ اَرادَ بِذالِك تَسفِيهَهُ وبيانَ كذبهٖ فلا كفر۔

(ص ۳۷۶۔ اَلاِعلام بِقَواطِعِ الاسلام معَ سُبُلِ النجاة۔ مکتبۃُ الحقیقۃ۔ اِستنبول۔ ترکی)

ترجمہ: مدعیِ نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے۔

اور جو شخص، اس سے کوئی معجزہ، طلب کرے، اس کا کفر بھی ظاہر ہے۔ کیوں کہ:

وہ اس طلب کے ذریعہ، اس کے صدق کا احتمال، ظاہر کر رہا ہے۔

حالانکہ دینِ متین کا یہ ضروری عقیدہ معلوم ومشہور ہے کہ:

اس کی صداقت اور کسی نئے نبی کی بعثت، قطعاً محال ہے۔

ہاں! اگر اس طلب سے اس کی حماقت و کذب بیانی، مقصود ہو تو کفر نہیں۔

اَلشِّفاء بِتعریفِ حُقوقِ الْمُصطفٰی لِلاِمام الْقاضی عیاض الْمالکی

اور اس کی شرح، نَسیمُ الرِّیاض، لِلعلّامہ شہاب الدِّیجن الْخفاجی میں ہے:

(وَ کَذالِکَ یکفُر مَنِ ادَّعٰی نبوۃ اَحدٍ معَ نبیّنا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلّم) اَیْ فِی زَمنہٖ کمُسَیلمۃ الْکذّاب وَالْاَسْوَاد الْعنسِی۔ (اَو) ادَّعٰی (نبوۃَ اَحدٍ بعدَہٗ) فَاِنَّہٗ خَاتمُ النَّبِیّن بِنَصِّ القرآن وَالْحدیث۔

فَھٰذا تَکذِیبُ اللهِ و رَسولِہٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (ص ۲۷۰۔ جلد دوم۔ کتاب الشِّفا لِلقاضی عیاض۔ ص۵۰۶۔ جلد ۴۔ نَسیم الرِّیاض لِلْخفاجی شرح الشِّفا لِلقاضی۔ دارُ الفکر۔ بیروت)

ترجمہ: اس طرح، وہ بھی کافر ہے جو:

ہمارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے۔

جیسے مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی۔

یا۔ آپ کے بعد کسی کی نبوت مانے۔ اس لئے کہ یہ اللہ اور اس کی تکذیب ہے۔ کیوں کہ:

قرآنِ حکیم اور حدیثِ نبوی میں آپ کے "خَاتمُ النَّبِیّین" کی نَصِّ قطعی ہے۔

(فَھٰؤلَاءِ) کُلُّھُم (کُفَّارٌ مکذِّبُون لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لِاَنَّہٗ، صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَخبرَ اَنَّہٗ خاتِمُ النَّبِیّن۔ و اَنَّہٗ اُرسِلَ کافَّۃً لِلنَّاسِ۔ وَ اَنَّہٗ مَفھومَہٗ الْمراد مِنْہُ دُون تاویلٍ وَ لَا تخصِیص۔ فَلا شَکَّ فِی کُفرِ ھٰؤلَاءِ الطَّوائِف کُلِّھا قَطعاً اِجماعاً وَ سَمعاً) اھ مُختصراً (نسیم الریاض لِلْخافِجی۔ (دارُ الفکر۔ بیروت)

ترجمہ: یہ سب کے سب (عہدِ رسالت، یا اس کے بعد، مدّعیانِ نبوت۔ یا۔ ان کے مصدِقین و متبعین۔ یا۔ کسی نئے نبی کی بعثت کے جائز و ممکن ماننے والے) کفّار ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلانے والے ہیں۔

کیوں کہ آپ نے اپنے "خاتمُ النّبِیّین" ہونے اور ساری مخلوق کا رسول ہونے کی خبر دی ہے۔

اور ساری امتِ مسلمہ کا اِس حقیقت پر اِجماع ہے کہ:

آیات و احادیثِ ختم نبوت، اپنے ظاہر معنی پر ہیں۔ جو کچھ، ان سے مفہوم ہوتا ہے، یہی مراد، اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ جَلّا وَ عَلا وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اس مفہوم و مراد میں، نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے اور نہ کسی طرح کی تخصیص ہو سکتی ہے۔ بے شک، یہ سارے طائفے، بہ حکمِ آیت و حدیث و اِجماعِ اُمّت، قطعاً، یقیناً، کافر ہیں۔"

وجیز امام کروری و مَجمعُ الْاَنْہُر شرح مُلتقی الْاَبْحُر میں ہے:

اَمَّا الایمان بِسَیِّدِنا مُحمدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَیَجِبُ بِاَنَّہٗ رَسولُنا فِی الْحَالِ و خاتمُ الْاَنْبِیائِ وَالرُّسُلِ۔ فَاِذا آمَنَ بِاَنَّہٗ رَسول وَ لَمْ یؤمن۔ بِاَنَّہٗ خاتمُ الْاَنبیاء لَا یکونُ مُؤمِناً۔

(ص ۶۹۱۔ جلدِ اوّل۔ بابُ الْمُرتَد، ثُمَّ اِنَّا اَلفاظَ الْکُفرِ اَنواعٌ۔ مَجمعُ الْاَنْہُر شرح مُلْتقی الْاَبحُر۔ دارُ اِحیائِ التُّراثِ الْعَربی۔ بیروت)

ترجمہ: ہمارے آقا و مولیٰ و سردار، محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اِس طرح ایمان لانا فرض ہے کہ آپ، اب بھی ہمارے رسول ہیں۔ اور انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلام کے خاتم اور ان سب میں آخری نبی و رسول ہیں۔

اور اگر کوئی، آپ کے رسول ہونے پر ایمان لائے اور خاتم الانبیاء و آخر الانبیاء ہونے پر ایمان، نہ لائے تو وہ شخص، مومن ہو ہی نہیں سکتا ہے۔" (مَجمعُ الْاَنْہُر)

یہاں، رسالت پر ایمان لانا، مجازاً بنظرِ صورت، حسبِ اِدّعائے قائل، بولا گیا ہے۔ ورنہ، جو شخص، ختم نبوت پر ایمان نہ لایا، وہ قطعاً آپ کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا

کہ: رسول جانتا تو کو کچھ آپ، اپنے رب کے پاس سے لائے، اُن سب پر ایمان لاتا۔

حجۃُ الاسلام، امام محمد غزالی تحریر فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّۃَ فَھِمتُ مِنْ ھٰذا اللَّفظِ اَنَّہٗ اَفھم عَدمَ نبی بعدَہٗ اَبداً وَ عَدمَ رَسولٍ بعدَہٗ ابداً۔ و اَنَّہٗ لیسَ فِیہِ تاویلٌ و لا تخصیصٌ۔ وَ مَنْ اَوَّلَہٗ بِتخصِیصٍ فَکَلامُہٗ مِنْ اَنواعِ الْھذیان۔

لا یمنع الحکم بِتکفیرِہٖ لِاَنَّہٗ مُکذِّبٌ لِھٰذا النِّصِّ الَّذِی اَجمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلیٰ اَنَّہٗ غَیرُ مُؤَوَّلٍ وَ لا مخصوصٍ۔ (اَلْاِقتصاد فِی الاعتقاد۔ لِلِامام محمد اَلْغزَّالی)

ترجمہ: اس لفظ خاتم النّبیین سے تمام امتِ مسلمہ نے یہی سمجھا کہ:

خاتم النّبیین، محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

کوئی رسول نہیں ہوگا۔ اور ساری امت نے یہی سمجھا کہ: اس لفظِ خاتم النّبیین میں، نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے کہ: آخر النّبیین کے سوا کوئی دوسرا معنی و مفہوم، مراد لیا جاسکتے۔

نہ اِس عموم میں کوئی تخصیص ہو سکتی ہے کہ:

آپ کی ختم نبوت کو کسی زمانے اور کسی طبقے کے ساتھ خاص کیا جاسکتے۔

(یعنی اپنی بعثت کے ساتھ آپ، آخر الانبیاء والمرسلین ہیں اور ہمیشہ، رہیں گے)

جو شخص بھی اس میں کسی طرح کی تاویل و تخصیص کی گنجائش نکالنے کی کوشش کرے، اس کی بات، محض بکواس ہے۔ ایسے شخص کی تکفیر میں کوئی ممانعت نہیں۔ کیوں کہ:

یہ شخص، اس نصِ قطعی (خاتم النّبیین) کی تکذیب کر رہا ہے جس کے بارے میں اِجماعِ امت ہے کہ: اس کے اندر کسی طرح کی تاویل و تخصیص نہیں ہو سکتی۔ (اَلْاِقتصاد فی الْاِعتقاد) تحفہ شرح مِنہاج میں ہے:

اَوکَذَّب رسولاً اَو انبیائً اَو نَقصہٗ بِاَیِّ مَنقص۔ کَاَنْ صغَّرَ اِسمہٗ مُرِیداً تَحقیرَہٗ اَو جوَّزَ نبوۃَ اَحدٍ بعدَ نبیِّنا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ وَ عِیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ

وَ السَّلامُ، نبیٌ قبل فَلا یَرِدُ۔

(ص ۱۲۷۔۱۲۸۔ اَلمُعتقدُ المُنتقد۔ بحوالہ شرح المِنہاج مع المُستند المُعتمد۔ مکتبہ حامدیہ، لاہور)

ترجمہ: یعنی کافر ہے وہ شخص، جو کسی نبی کی تکذیب کرے۔ یا۔ کسی طرح اس کی شان گھٹائے۔ مثلاً: توہین کی نیت سے اس کے نام کی تصغیر کرے۔ (چھوٹا کر کے اس کا نام لے) یا۔ ہمارے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت، ممکن و جائز مانے۔

(قُربِ قیامت میں) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے نزول سے کوئی اعتراض، وارِد نہ ہوگا۔ کیوں کہ وہ، اس سے پہلے، نبی ہو چکے ہیں۔

عارِف باللہ، شیخ عبدالغنی نابلسی، شرحُ الفرائد میں فرماتے ہیں:

فَسادُ مَذہبِہِم یُؤَدِّی اِلیٰ تَجویزِ مع نبِیِّنا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَو بعدہٗ۔ وَ ذالِکَ یَستلزِمُ تکذیبَ القُرآن۔ اِز قد نَصَّ عَلیٰ اَنَّہٗ خاتم النَّبِیّن وَ آخر المرسلین۔ و فی السُّنَّۃ اَنا العاقِبُ لا نبی بعدی۔ وَ اَجمعتِ الاُمَّۃ عَلیٰ اِبقائِ ھٰذا الکلام عَلیٰ ظاہِرِہٖ۔ وَ ھٰذا اِحدیٰ المَسائلِ المَشھورۃِ الّاتی کفَّرنا بِھا الفَلاسفۃ۔ لَعَنَہُمُ اللہُ تَعالیٰ۔

(ص ۱۱۴۔۱۱۵۔ اَلمُعتقد المُتقد۔ بحوالہ شرح الفرائد لِلنَابلسی، مع المُستند المُعتمد۔ مکتبہ حامدیہ۔ لاہور)

(اِکتساب و ریاضت و مجاہدہ کے ذریعہ، نبوت، حاصل کر لینے کے جواز و اِمکان کا نظریہ رکھنے والے ملحد فلاسفہ کا ردو اِنکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں)

ان ملحد فلاسفہ کے مذہب و نظریہ کا فساد و بُطلان، محتاجِ بیان نہیں۔ آنکھوں دیکھا، باطل ہے۔

اور کیسے، نہ ہو کہ اس کا نتیجہ، ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں، یا۔ آپ کے بعد کسی نئے نبی کا امکان نکلے گا۔

اور اس سے لازمی طور پر قرآنِ حکیم کی تکذیب ہوتی ہے۔

قرآنِ حکیم کی نصِ قطعی ہے کہ آپ، خاتم النّبیّن ہیں۔ آخر المرسلین ہیں۔

اور حدیث نبوی میں ہے کہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امتِ مسلمہ کا اسی معنی و مفہوم پر اِجماع ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں۔

یہ اُن مشہور مسائل میں سے ہے جس کے سبب، ہم اہل اسلام و علمائے اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

صِنفٌ مِنَ الرَّوافض قالوا بِاَنَّ الارض لا تخلوعنِ النَّبیِّ۔ والنبوۃ صارت میراثاً لِعَلِیٍّ و اولادِہٖ۔ و قَالَ اهلُ السُّنَّة و الجماعة لا نبیَّ بعد نبیِّنا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم۔ قَالَ اللهُ وَلٰکِن رسُولَ اللهِ و خَاتِمَ النَّبِیّن۔ و قَالَ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم لا نبی بعدی۔ و مَنْ قَالَ بعد نبیِّنا نبیٌّ یکفر لِاَنَّہٗ اَنکَرَ النّاصَ۔ و کذالِكَ لَوْشَكَّ فیه۔ ببعضِ الختصار۔

(ص ۱۸۸۔ جلد ۷۔ روحُ البیان۔ تحت آیة مَا کَانَ محمدٌ اَبَا اَحدٍ مِّنْ رِجَلِکُم۔ الخ۔ اَلْمکتبۃُ الاسلامیه۔ ریاض)

ترجمہ: ایک رافضی فرقہ کہتا ہے کہ نبی لیس کبھی زمین، خالی نہیں ہوتی۔ اور نبوت، حضرت علی اور آپ کی اولاد کی میراث ہوگئی ہے۔

اور اہل سنّت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ:

ہمارے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور جس نے بھی کہا کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی ہے، وہ کافر ہو جائے گا۔

کیوں کہ وہ نصِ قطعی کا منکر ہے۔

اسی طرح جسے ختم نبوت میں کوئی شک ہو، وہ بھی کافر ہے۔

عقائد وکلام کی مشہور ومستند کتاب، تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

قالتِ الرّوَافِضُ اَنَّ العالَم لا یکون خالیاً عنِ النبی قطُّ۔ و ھٰذا کفرٌ لِاَنَّ اللہ تعالیٰ قالَ و خاتِمَ النّبیّٖن۔ و مَنِ ادّعیٰ النبوۃ فی زمانِنا فَاِنّاہٗ یصیر کافراً و منُ طل۔ بَ ھنہٖ المعجزات فَاِنّاہٗ یَصیر کافِراً۔ لِاَنَّہٗ شَکَّ فِی النَّصِّ۔ و یَجبُ الاعتقاد بِاَنَّہٗ مَا کَانَ لِاَحَدٍ شرکۃٌ فِی النّبوۃ لمُحمدٍ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلّم بخلافِ ما قالتِ الرّوافضُ اَنَّ عَلِیًّا کانَ شریکاً لِمُحمدٍ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلّم فی النبوۃ۔ و ھٰذا منھم کفرٌ۔

(ص ۱۱۳ و ۱۱۴۔ البابُ السابع فی المعرفۃِ الایمان۔ التّمھید فِی بیانِ التّوحید۔ دار العلوم حزبُ الاحناف۔ لاہور)

ترجمہ: رافضی کہتے ہیں کہ دنیا، کبھی بھی نبی سے خالی نہ ہوگی ایسے روافض کا یہ خیال، کفر ہے۔ اس لئے کہ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے۔ خاتِمَ النّبیّٖن۔ اور وہ آخرالانبیا ہیں۔ اب، ہمارے اس زمانے میں جو کوئی مدّعیِ نبوت ہو، وہ کافر ہے۔ اور جو اس مدعیِ نبوت سے معجزہ، طلب کرے، وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کہ نصِ قطعی میں اسے شک ہے۔ اور اس کا اعتقاد رکھنا کہ کہ نبوتِ محمدی میں کوئی شریک نہیں، یہ فرض ہے۔ بخلاف، روافض کے خیال کے وہ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ، شریکِ نبوت محمدی ہیں۔ یہ ان کا کفر ہے۔

ملک العُلما، بحر العلوم، مولا عبدالعلی، فرنگی محلی، لکھنوی شرحِ سُلّم میں فرماتے ہیں:

محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خاتمُ النّبیّٖن ہیں۔

وابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ افضل الاصحاب والاولیاء۔

و ھاتانِ القضیتان مِمّا یطلب البرھان فی علم الکلام۔ والیقین المتعلق بِھما یقینٌ ثابتٌ ضروریٌ باقٍ اِلی الابد۔

و لیسَ الحکم فِیھما علٰی امرٍ کُلِّیٍ یجوز العقل تناول ھٰذا الحکم لِغیرِ ھٰذین الشّاخصین۔ و اِنکار ھٰذا مکابرۃٌ و کفرٌ۔

(ص۲۶۰۔ بحث التصیقات۔ شرحِ مسلّم۔ از علّامہ عبدالعلی، فرنگی محلی، لکھنوی۔ مطبع مجتبائی، دہلی)

ترجمہ: محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم خاتم النّبیّن ہیں۔ آخرالانبیاء ہیں۔

اورابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ، تمام اصحاب واولیاسے افضل ہیں۔

اورعلم کلام میں ان دونوں باتوں پردلیل قطعی موجود ہیں۔

اوریہ خاتم الانبیااورافضل الاولیاہوناکسی امرِ کلّی کے لئے ثابت نہیں کیاہے کہ عقل، ان دونوں حضرات کے سِوا کسی اور کے لئے ثبوتِ امکان، مانگے۔ اوراس کا انکار، کفر ہے۔'' (شرح سُلّم ازعلامہ عبدالعلی،فرنگی محلی،لکھنوی)

فیہِ لَفٌّ و نشرٌ بالقلب۔ یعنی ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ کے افضل الاولیا ہونے کا انکارتوکتاب وسنّت واجماعِ امت کے ساتھ مکابرہ ہے، اورنبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے خاتم الانبیاہونے کاانکار،کفر۔ (والعیاذُبِاللہ رَبِّ العَالمِین)

امام احمد قسطلانی، اَلۡمُواھِبُ اللَّدُنِّیۃ، مقصدسابع، فصل اوّل، اورحضرت شیخ عبدالغنی نابلسی، حدیقۃ ندیّۃ باب اوّل، فصلِ ثانی میں فرماتے ہیں:

عربی سے اردوترجمہ (علمِ لدُنّی کی دوقسمیں ہیں:

ایک، رحمانی اوردوسری، شیطانی۔ جن کے پہچاننے کی کسوٹی، وحی ہے کہ جواس کے

مطابق ہے وہ رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے، وہ شیطانی ہے۔

اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد نزولِ وحی نہیں ہے (کہ کوئی شخص، یہ کہہ سکے کہ میرا یہ علم، وحیِ جدید کے مطابق ہے)

رہا، حضرت موسیٰ و حضرت خضر علَیہِما الصَّلٰوۃُ والسَّلام کا واقعہ (کہ حضرت خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو حضرت موسیٰ کو معلوم نہ تھا) تو اسے یہاں سند بنا کر علم لدنی کے سبب، وحی سے بے نیاز و بے پروا ہو جانا، یہ اِلحاد و کفر ہے۔ جو اسے اسلام سے خارج کر دینے والی ہے۔ اور اس کے قائل کا (اسلامی حکومت میں) قتل کر دینا واجب قرار دیتی ہے۔

فرق یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام کی طرف، مبعوث نہیں تھے، نہ ہی حضرت خضر علیہ السلام کی متابعت اور پیروی کے لئے مامور تھے۔ (حضرت موسیٰ خاص بنی اسرائیل کے لئے مبعوث تھے۔ اور سبھی انبیا اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث کیے جاتے تھے۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سارے جن وانس (اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً) اور ہر زمان و مکان کے لئے مبعوث ہیں۔ تو آپ کی نبوت و رسالت، ہر عہد و عصر کی مخلوق کو شامل اور عام ہے۔

تو جو شخص اس کا دعویٰ کرے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ، حضرت خضر کا تھا۔

یا۔ امت کے کسی فرد کے لئے یہ مرتبہ، ممکن سمجھے تو اس کے لئے لازم ہے کہ توبہ و تجدیدِ ایمان کرے۔ کیوں کہ اس قول اور دعویٰ کی وجہ سے وہ کافر ہو گیا۔ دوبارہ مسلمان ہونے کے لئے کلمۂ شہادت پڑھے (تا کہ دینِ اسلام میں داخل ہو سکے) اس کا خاصانِ اولیاء اللہ میں سے ہونا تو دور رہا۔ وہ دینِ اسلام سے بالکلیہ، خارج ہو چکا۔ وہ رحمان کا

نہیں، بلکہ گمراہی و گمراہ گری میں شیطان اور اس کا خلیفہ و نائب بن گیا۔ (نئے سرے سے اس کا مسلمان ہونا، ضروری ہے)

علم لدنی رحمانی، عبودیت و عبادتِ خداوندی اور متابعت و اطاعت نبوی کا ثمرہ ہے۔ جس سے کتاب و سنّت کی ایک خاص سمجھ حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری و سُنن نسائی میں ہے کہ:

امیر المومنین، علی مرتضیٰ کرّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ سے سوا ہوا کہ:

آپ اہلِ بیت اَطہار کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کوئی ایسی خاص چیز عطا فرمائی جو دوسروں کو آپ نے نہیں عطا فرمائی ہے؟ (کَمَا تَزْعَمُ الشِّیْعَة)

حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ نہیں۔ مگر وہ سمجھ سے اللہ عزّ وجلّ نے قرآنِ حکیم میں عطا فرمائی ہے۔ آہ مختصراً (ص ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ المقصد السابع۔ الفصل الاول۔ علامات محبۃُ الرسول۔ اَلْمواہِبُ اللّدُنِّیَّة۔ المکتب الاسلامی بیروت)

(استفادہ و انتخاب از "جزائُ اللہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النبوۃ۔ (۱۳۱۷ھ)۔ مشمولہ فتاویٰ رضویہ، مترجم۔ جلد ۱۵۔ مطبوعہ ہند و پاک)

حضرت امام احمد رضا، بریلوی نے فتنۂ انکارِ ختم نبوت کی زبردست تردید فرمائی اور کتاب و سنّت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کا اثبات کرتے ہوئے اس موضوع کی اپنی مشہور کتاب جزاء اللہ عدوہ میں رقمطراز ہیں:

"بحمدہٖ تعالیٰ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود و محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) جن میں نوے (۹۰) مرفوع ہیں اور کے رواۃ و اصحاب اکہتر (۷۱) صحابہ و تابعین میں صرف گیارہ تابعی باقی ساٹھ صحابی ہیں۔

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ میں صرف گیارہ (۱۱) حدیثیں ہیں جن میں فقط ختم

نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جس میں سے آج کل کے بعض ضلال قاسمانِ کفر وضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیا نبی بالعرض۔ باقی زمانہ میں تمام انبیا کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضوز کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں۔ اس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم و تأخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ فرمانا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض بیاں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت سے خاص نہ ہو گا۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی۔ خاتمیتِ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کی وہ تاویل گڑھی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی۔ صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کے زمانے میں بلکہ

حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں۔

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھی ہیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے احادیث اور اکثر تذییلات ان پر علاوہ سو سے زائد حدیثیں ہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہے جسے وہ گمرہ ضلال عوام کا خیال جانتا ہے۔ اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا۔

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ارشادات کی تذییلوں میں گذرے مثلاً امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی عرض کہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیا کے بعد بھیجا'' انس رضی اللہ عنہ کا قول ''تمہارے نبی آخری الزماں ہیں'' عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ: ''ان کے بعد کوئی نبی نہیں'' امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول کہ ''وہ سب انبیا کے بعد بھیجے گئے''۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتا گیا کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا۔ اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانہ کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھیے کہ میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں سب انبیا میں آخری نبی ہوں۔ میں تمام انبیا کے بعد آیا۔ ہم ہی پچھلے ہیں۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔ میں آخر الانبیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی۔ اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔ میں خاتم النبین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ میری امت کے بعد

کوئی امت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ ورسل جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات سن سن کر شہادت ادا کر رہے ہیں کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہوں گے۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔ وہ آخر الانبیا ہیں۔

ادھر ملائکہ وانبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ وہ پسین پیغمبراں ہیں وہ آخر مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزّت عزّتہ سے ارشادات جاں فزا اور دل نواز آرہے ہیں کہ محمد ہی اوّل وآخر ہے۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی ہے۔ وہ سب انبیا کے پیچھے آیا۔ الخ۔ ۵۱

(ص ۱۱۳ تا ص ۱۱۵۔ امام احمد رضا اور جدید افکار و نظریات۔ مولفہ یٰسٓ اختر مصباحی)

ابو حنیفۂ ہند، امام احمد رضا، قادری برکاتی، بریلو نے فتنۂ اِنکارِ ختم نبوت و نظریۂ اِمکانِ نظیری محمدی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید و اِبطال میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل، تحریر فرمائے:

(۱) جَزَاءُ اللہ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتمَ النُّبُوَّۃ۔ (۱۳۱۷ھ)

(۲) اَلسُّوئُ وَالْعِقَاب عَلَی الْمَسِیحُ الْکَذَّاب۔ (۱۳۲۰ھ)

(۳) اَلْمُبِین خَتْمَ النَّابِیِّن۔ (۱۳۲۶ھ)

(۴) اَلْجرَازُ الدَّیَّانِی عَلیٰ اِسْرَافِ الْقَادِیانِی۔ (۱۳۴۰ھ)

۱۳۲۳ھ میں "قَھرُ الدَّیَّان عَلیٰ مُرتَدٍّ بِقَادِیان" بھی جاری فرمایا۔

آپ کے خلفِ اکبر، حجۃ السلام، مولانا محمد حامد رضا، قادری برکاتی، بریلوی

(متوفی ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) کا بھی ایک رسالہ "الصَّارِمُ الرَّبَّانِي عَلٰى اِسْرَافِ الْقَادِيَانِي" (۱۳۱۵ھ) مختصر مگر نہایت جامع ومفید ہے۔

❀❀❀

حضرت سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

ہماری تاریخ میں بہت بڑا خوبصورت نام عبداللہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ نے نکاح نہیں کیا، جوانی گزر گئی بڑھاپا آیا ایک دن بیٹھے حدیث مبارکہ پڑھ رہے تھے تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ:

"جنت میں کوئی اکیلا نہیں ہوگا جو نکاح کی عمر میں نہیں پہنچا یا پہنچا بھی تو کسی وجہ سے نہیں ہوا اور وہ مسلمان ہی مرا تو اللہ مسلمان مردوں اور عورتوں کا جنت میں آپس میں نکاح کردے گا"۔

جب یہ حدیث پاک پڑھی تو دل میں خیال آیا کہ یہاں تو نکاح نہیں کیا تو جنت میں ہونا ہی ہونا ہے تو جنت میں میری بیوی کون ہوگی دعا کی کہ یا اللہ مجھے دِکھا تو سہی جنت میں میری بیوی کون ہوگی؟

پہلی رات دعا قبول نہیں ہوئی دوسری رات بھی دعا قبول نہیں ہوئی تیسری رات دعا قبول ہوگئی، خواب میں کیا دیکھتے ہیں کالے رنگ کی عورت ہے حضرت بلال حبشی کے دیس کی رہنے والی حبشہ کے دیس کی اور وہ کیا کہتی ہے کہ:

"میں میمونہ ولیدہ ہوں اور میں بصریٰ میں رہتی ہوں"۔

پتہ مل گیا آنکھ کھلی حضرت کی تہجد کا وقت تھا نوافل پڑھے نماز فجر باجماعت ادا کی اور سواری لے کر حضرت عبداللہ بن زید بصریٰ گئے وہاں لوگوں نے بڑا استقبال کیا حضرت کا

نام ہی بہت بڑا تھا بٹھا کر پوچھا حضرت بتائے بغیر کیسے آنا ہوا خیر تو ہے آپ نے پوچھا یہ تو بتاؤ یہاں کوئی میمونہ ولید رہتی ہے لوگوں نے حیران ہو کر پوچھا حضرت آپ اتنے دُور سے چل کر میمونہ ولید سے ملنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کیوں اُس سے کوئی نہیں مل سکتا نہیں حضور وہ تو دیوانی ہے لوگ اُسے پتھر مارتے ہیں، حضور نے پوچھا کیوں مارتے ہیں حضور کام ہی ایسے کرتی ہے کوئی رو رہا ہو تو اسے دیکھ کر ہنسنے لگتی ہے اور کوئی ہنس رہا ہو تو رونا شروع کر دیتی ہے اور وہ اجرت پر (پیسے لیکر) لوگوں کی بکریاں چراتی ہے آج بھی وہ ہماری بکریاں لیکر جنگل میں گئی ہے آپ آرام فرمائیں عصر کے بعد آجائے گی آپ مل لیجیے گا۔

حضرت نے فرمایا عصر کس نے دیکھی کہا وہ کس سمت گئی ہے لوگوں نے کہا حضور جنگل نہ جائیں بہت خوفناک جنگل ہے آپ نے فرمایا بتاؤ کس طرف گئی ہے لوگوں نے بتایا آپ فرماتے ہیں کہ میں نکل گیا آپ فرماتے ہیں کہ جب میں جنگل گیا واقعی خوفناک جنگل تھا جنگلی جانوروں کی بھر مار تھی قدم قدم پر کوئی نہ کوئی چیز کھڑی ہے آپ فرماتے ہیں کہ قربان جاؤں اس عورت کی مردانگی پر وہ اس جنگل میں کس طرح بکریاں چرا رہی ہے شیروں نے اس کی بکریوں کو ابھی تک کھایا نہیں اتنے درندے ہیں سارے مل کر حملہ کر دیں تو کیا کرے یہ اکیلی عورت کس کس کو روکے گی؟ خیر آپ فرماتے ہیں کہ وہ جگہ جو لوگوں نے مجھے بتائی تھی میں وہاں پہنچ گیا تو یہ منظر دیکھ کر میں حیران رہ گیا دو حیران کر دینے والے منظر تھے۔

پہلا میمونہ ولید رضی اللہ عنہا بکریاں نہیں چرا رہی تھی بلکہ اُس جنگل میں جائے نماز بچھا کر نوافل پڑھ رہی تھی پر بکریاں چرانا تو بہانہ تھا یہ تو بہانہ تھا کنارہ کشی کا، لوگ یہی سمجھتے تھے میمونہ سارا دن بکریاں چراتی ہے لیکن میمونہ بکریاں نہیں چرا رہی تھی۔

دوسرا کیا دیکھا کہ میمونہ تو نماز پڑھ رہی ہیں پھر بکریاں کون چرا رہا ہے بکریاں تو ایک جگہ نہیں رکتی کبھی اِدھر جاتی ہیں کبھی اُدھر۔ آپ فرماتے ہیں کہ میمونہ نماز پڑھ رہی تھی اور شیر بکریاں چرا رہے ہیں بکریاں چر رہی ہیں شیر انکے ارد گرد گھوم رہے ہیں اگر کوئی بکری بھاگتی

ہے اس کی فطرت ہے شرارت کرنا تو شیر اُسے پکڑ کر واپس لے آتا ہے لیکن کہتا کچھ نہیں۔

آپ فرماتے ہیں میں حیران و پریشاں کھڑا تھا کہ یہ کیسے ہو گیا ہے یہ فطرت کیسے بدل گئی لوگ کہتے ہیں فطرت نہیں بدلتی یہ شیروں اور بکریوں میں یاری کیسے ہو گئی آپ فرماتے ہیں میں حیران و پریشاں کھڑا ہوں مجھے نہیں پتہ کہ کب میمونہ ولید نے نماز ختم کر دی اور مجھے مخاطب کر کے کہتی ہیں کہ:

''اے عبداللہ ملنے کا وعدہ تو جنت میں تھا آپ یہاں آ گئے''۔

آپ فرماتے ہیں میں حیران رہ گیا اس سے پہلے تو ملاقات بھی نہیں ہوئی تو حضرت میمونہ ولید کو میرا نام کیسے پتہ چل گیا''۔

تو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمونہ ولید رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اِس سے پہلے ہم ملے نہیں ملاقات نہیں ہوئی ہماری تو میرا نام کیسے پتہ چلا آپ کو تو حضرت میمونہ ولید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عبداللہ جس اللہ نے رات کو تجھے میرے بارے میں بتایا ہے اُسی اللہ نے مجھے آپکے بارے میں بتایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ حیران کیا وہ یہ تھا کہ یہ فطرت کیسے بدلی میں نے حضرت میمونہ ولید رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ یہ تو بتاؤ یہ شیروں نے بکریوں کے ساتھ یاری کیسے کر لی یہ تو غذا ہے انکی اگر شیر بکریوں کے ساتھ یاری لگائے گا تو کھائے گا کیا یہ معاملہ کیسے ہو گیا تو حضرت میمونہ ولید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے میں نے رب سے صلح کر لی ہے اُس دن سے اِن شیروں نے میری بکریوں کے ساتھ صلح کر لی ہے۔

سبق:

ہم سب بھی صلح کر لیں، یاری لگا لیں کہیں دیر نہ ہو جائے رب کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیں، کتنے سال گزر گئے ہم نے کوئی اللہ کی بات مانی لیکن وہ کھلا بھی رہا ہے، پلا

بھی رہا ہے، دِکھا بھی رہا ہے، سُنا بھی رہا ہے، سُلا بھی رہا ہے، جگا بھی رہا ہے، نماز پڑھیں اللہ کی یاد میں زندگی بسر کریں، یہی حقیقی کامیابی ہے۔

❀❀❀

حوصلہ افزائی کے فوائد

ابوالحسان مدنی

حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے ان کی تعریف کی اور پھر فرمایا:

آپ کے سامنے آپ کی تعریف کرنے پر مجھے اس بات نے ابھارا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِذَا مُدِحَ الْمُؤمِنُ فِیْ وَجْھِہٖ رَبَا الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِہٖ

یعنی جب مومن کے سامنے اس کی تعریف کی جائے تو اس کے دل میں ایمان مزید بڑھ جاتا ہے۔ (مستدرک، 8/196، حدیث:6680)

امام محمد عبدالرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی کامل مومن جو اپنے نفس کو پہچانتا ہو اور تکبر، خود پسندی وغیرہ آفات سے محفوظ ہو، جب اس کے منہ پر اس کی تعریف کی جائے تو اس کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، بلکہ یہ تعریف اس کے نیک اعمال میں اضافے کا باعث بن جاتی ہے، جس کے سبب اسے ایمان میں اضافہ و پختگی نصیب ہوتی ہے، البتہ جو شخص کامل مومن اور تکبر و خود پسندی سے آزاد نہ ہو اس کے سامنے اس کی تعریف کرنا بہت بڑی آفت ہے۔

(فیض القدیر، 1/564، تحت الحدیث:855)

سراج الفقہا مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب فرماتے ہیں:

کسی کے سامنے اس کی تعریف اچھی نہیں ہوتی کہ یہ بسا اوقات غرورِ نفس کا سبب

بن جاتی ہے، مگر بہت (دفعہ) ایسا ہوتا ہے کہ اس سے روح کو ایک نئی حیات ملتی ہے اور انسان کے جوہر خوابیدہ (پوشیدہ ہنر) بیدار ہوجاتے ہیں، ایسا بھی ہوتا ہے کہ حوصلہ افزائی کا ایک جملہ پوری قوم کو درسِ حیات دے جاتا ہے۔

(احادیثِ صحیحین سے غیر مقلدین کا انحراف، ص42)

کسی کی جائز تعریف میں کنجوسی سے کام لینا اچھی بات نہیں۔ بسا اوقات تعریف پر مشتمل ایک جملہ کسی کے لئے آبِ حیات کا کام دیتا ہے اور وہ نمایاں دینی یا دنیوی خدمات انجام دینے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

البتہ تعریف کا دائرۂ شریعت میں رہنا ضروری ہے۔

❀❀❀

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کا جذبہ ایثار

حضرت علامہ حسنین رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت قبلہ کی فطرت میں ایثار داخل تھا، اس کے لئے پہلے سے کسی تعارف یا ادنیٰ واسطے اور تعلق کی اصلاً حاجت نہ تھی، ایک شخص کا مسلمان ہونا ہی بڑی ہمدردی کا مستحق بنا دیتا ہے۔

جناب مقبول احمد خاں صاحب جو بعد میں صدر مدرس و مہتمم مدرسہ حمیدیہ، دربھنگا ہوئے، ان کا کہنا ہے کہ میں جب ٹونک میں مولانا حکیم برکات احمد صاحب سے پڑھتا تھا، وہاں ایک بزرگ آئے جن کی دعا اور تعویذات کی بڑی شہرت ہوئی، جس کو جس مقصد کے لئے تعویذ دیتے تیر بہدف ہوتا، جو جس مقصد کے لئے تعویذ لے جاتا کامیابی اس کے قدم چومتی، کامیابی کے بعد عموماً وہ کافی نذرانہ پیش کرتا ایک دن ان بزرگ نے خود مجھ سے فرمایا کہ تم کوئی تعویذ نہیں لیتے میں نے کہا کہ میرے پاس نذر کے لئے کچھ نہیں ہے، کہ تعویذ لینے

کی خواہش کروں فرمایا کہ تم سے کوئی نذر نہ لی جائے گی اس کے بعد ایک نقش عطا فرمایا اور فرمایا کہ سونے کے پتر پر یہ شرف آفتاب میں کندہ کرا کے انگوٹھی میں (نگ کے طور پر) جڑوا کر پہننا تسخیر وا کسیر ہے خدا کی شان کہ کندہ کرنے والے بھی مل گئے اور بقدر ضرورت سونے کا بھی انتظام ہو گیا، رہا شرف آفتاب معلوم کرنے کا مسئلہ تو لوگوں سے مجھے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی اس فن میں بھی کمال رکھتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت قبلہ کو میں نے ٹونک سے عریضہ لکھ دیا اور اس میں میں نے لکھا کہ امسال شرف آفتاب کب ہے اور کس وقت سے کس وقت تک رہے گا میرا عریضہ جس دن پہنچا اس کے دوسرے دن ہی شرف آفتاب تھا اگر واپسی ڈاک اعلیٰ حضرت کارڈ یا لفافہ سے جواب دیتے تو بریلی سے ٹونک پہنچتے پہنچتے شرف آفتاب ختم ہو جاتا، اس وقت مجھے جو صدمہ ہوتا اس کا اندازہ ہر ہوشمند کر سکتا ہے اور ایک سال کا پھر اس وقت سے انتظار کرنا پڑتا مولانا احمد رضا خاں صاحب نے ایک طالب علم کی اس تکلیف کا پورا احساس فرمایا اور اپنے پاس سے بذریعہ تار جواب دے دیا کہ کل نو بجے سے شرف آفتاب شروع ہو گا اور ایک رات دن رہے گا، ٹھیک وقت پر مجھے تار مل گیا، میں وقت مقررہ پر اپنا تعویذ کندہ کرا سکا، اس تعویذ کی انگوٹھی ہر وقت میرے ہاتھ میں رہتی ہے، جس وقت اس انگوٹھی کو دیکھتا ہوں تو اعلیٰ حضرت کی اس بزرگانہ شفقت کو یاد کرتا ہوں کہ ایک طالب علم کی ضرورت کا انہوں نے کس درجہ خیال کیا، بڑوں کی بات بڑی ہوتی ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زندگی میں ایسے بھی واقعات بکثرت ہوئے ہیں جو انہوں نے خود کبھی بیان نہ فرمائے، کبھی کسی کو کوئی واقعہ کسی وجہ سے معلوم ہو گیا تو دوسروں تک پہنچ سکا یا خود جن صاحب کی آپ بیتی تھی انہوں نے ذکر کیا تو لوگوں کے کان آشنا ہوئے، اس سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ ایثار ان کی فطری عادت تھی۔

❀❀❀

حضور تاج الشریعہ

مقبولیتِ عامہ اور جلوۂ تاباں (بموقع عرس حضور تاج الشریعہ)

غلام مصطفیٰ رضوی

اللہ اللہ! کردار ایسا روشن و تابناک کہ طبیعتیں کھل اُٹھتی ہیں۔ پرنور چہرے پر جمالیات کا پہرہ ہوتا ہے۔ نگاہیں ایسی کہ جن پر پڑ جائے دل کی دُنیا بدل جائے۔ شباہت ایسی کہ مفتی اعظم کا پیکرِ دل پذیر یاد آ جائے۔ جنھوں نے مفتی اعظم کو دیکھا ہے وہ اِس بات کی توثیق کرتے ہیں۔ ہم نے مفتی اعظم کو نہیں دیکھا؛ لیکن ان کے جانشین کو دیکھا ہے؛ جن کی ذات مظہرِ مفتی اعظم ہے؛ اور جن کی یاد آتی ہے تو دل کی کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔ اللہ اللہ! حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری از ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات اِس قدر محبوب کیوں بن گئی! ہاں! کچھ سبب ہے اس کا۔ وہ ہے شریعت پر استقامت اور اسوۂ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل؛ اور ظاہر و باطن، کردار و عمل کی یک رنگی۔ جس نے ان کی ذات کو چہار دانگ عالم میں مقبول بنا دیا، اور ان کا ذکر ہر بزم میں محبت و عشق کی ایک جوت جگا دیتا ہے؛ وہ عاشقِ صادق ہیں؛ کیوں کہ ان کے عشق کا محور ذاتِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اس عشق کی ملاحت نے انھیں دُنیا کی طلب سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سچ ہے محبت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑی کشش ہے اور عظیم کامیابی۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات مرجع العلماء تھی۔ ان کا سراپا دل آویز تھا۔ ان کا کردار بڑا تابندہ و مثالی تھا۔ وہ جس جگہ جاتے تھے؛ عقیدہ و عمل کی سلامتی کا پیغام دیتے تھے۔ دل کے رشتے بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑ دیتے تھے، اور پھر نگاہوں کا قبلہ بدل جاتا تھا، افکار دمک اُٹھتے تھے۔ عشق ہی عشق نظر آتا۔ ہاں! عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں بڑی پاکیزگی ہے؛ بڑی تب وتاب اور توانائی ہے؛ یہی منزل فتح وسربلندی سے ہمکنار کرتی ہے؛ یہی عشق وارفتگی سکھاتا ہے اور مختلف میادین میں باطل کے فتنہ ویورش کے مقابل مضبوط حصار کا کام کرتا ہے؛ اہلِ محبت نے بڑی پُرخار وادیوں میں ایمان وایقان کی روشنی پھیلائی ہے- حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدعقیدگی کے مقابل ناقابلِ تسخیر قوت بن کر سوادِ اعظم اہلِ سنت کے گلشن کی آبیاری کی۔ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے لاکھوں دلوں کو جانبِ گنبدِ خضرا موڑ دیا- آپ کے دیدار کی برکت سے ایمان و ایقان ایسا پختہ ہوجاتا کہ آپ کا یہ شعر دل کی کیفیت کا پتہ دیتا۔

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

راقم نے علما کے جلوے دیکھے، ان کی بزمِ تاباں سے استفادہ کیا- لیکن حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ جیسا متقی نہ دیکھا۔ مفتیانِ کرام دیکھے؛ ان کی تابندہ خدمات کے نقوش ملاحظہ کیے؛ لیکن آپ کے جیسا محتاط نہ پایا۔ محب دیکھے لیکن عشق وعرفان کی جس بلندی پر آپ فائز ہیں؛ وہ منفرد بھی ہے اور جاوداں بھی، کیوں کہ محورِ نگاہ وہ ذات پاک ہے جن کے صدقے وجودِ آدمیت ہے۔ آپ مقبول ہیں مگر یہ مقبولیت وہ نہیں جو مول لی جائے؛ جو بازاروں میں ملتی ہو؛ بلکہ یہ تو عطائے ایزدی ہے- اور جسے اللہ تعالیٰ مقبول بنا دے، اس کی عظمت کو کون کم کرسکتا ہے، کون گھٹا سکتا ہے- جس پر رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت خاص ہو؛ اسے جہاں کی باطل قوتیں کیسے اسیر گردشِ دوراں کر سکتی ہیں! ان کے نقوشِ دل آویز کو دلوں کی بزم تاباں سے کیسے مٹایا جاسکتا ہے! حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ جہاں جاتے دین پر استقامت کا درس دیتے۔ ہاں! ایمان ہی تو بڑی چیز ہے اگر یہ نہ رہا تو زندہ رہ کر بھی انسان مردہ اور ناکارہ ہے۔ ایمان سے ہی حسنِ آدمیت ہے؛ وہ ایمان والا کیسے ہوسکتا ہے! جو بارگاہِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی وتوہین کی

جسارت کرتا ہو۔ اسی وجہ سے آپ جہاں جاتے؛ ایسے رہزنوں سے بچنے کی تلقین فرماتے جو ایمان کی تاک میں ہیں۔ ایسے افراد سے اتحاد کی سختی سے ممانعت فرماتے؛ جن کی صحبت میں عقیدے کا خسارہ ہو، نقصان کا اندیشہ ہو۔ آخرت کی بربادی کا امکان ہو۔

دُشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دُشمن دین کا
اُن کے دُشمن سے کبھی اُن کا گدا ملتا نہیں

حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ہے کہ اللہ و رسول کی شان و عظمت میں جسے جرأت کرتا دیکھو اس سے دور ہو جاؤ۔ جو عاشقِ رسول ہے، سنی ہے؛ اسے گلے لگاؤ۔ آپ جب بولتے تو ایسا لگتا جیسے سخن کی معراج ہو رہی ہو۔ بہاریں چھا رہی ہوں۔ مینھ برس رہا ہو۔ تشنہ لب سیراب ہو رہے ہوں۔ پھوہار پڑ رہی ہو۔ کلیاں چٹک رہی ہوں۔ پھول کھل رہے ہوں۔ فکر کے غبار دُھل رہے ہوں۔ غنچے کھل رہے ہوں۔ ایمان کی فصل سرسبز و شاداب ہو رہی ہو۔ اداسی چھٹ رہی ہو۔ خوشبو پھیل رہی ہو۔ عقیدہ پختہ ہو رہا ہو؛ عقیدت بڑھ رہی ہو۔ ایمان کی بزم نور سجی ہو۔ ہم نے خود مشاہدہ کیا۔ جلوے دیکھے۔ مدینہ شریف کی بہاروں میں؛ شہر بریلی شریف کے گلشن میں؛ گلشن آباد (ناسک) اور جوارِ مخدوم مہائمی (ممبئی) میں۔ ہر جگہ جمالِ ولایت کے دیدار سے نگاہیں نور بار ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کا درسِ مُصفّٰی ملا۔ سبحان اللہ!

حضور تاج الشریعہ کا نعتیہ کلام کیف و سرور کو بڑھا دیتا ہے اور ایسے اشعار بھی درِ دل پر دستک دے کر فکر کے تاروں کو متحرک کر دیتے ہیں اور محبت کا نصیبہ بیدار ہو جاتا ہے۔

گل ہو جب اخترؔ خستہ کا چراغ ہستی
اس کی آنکھوں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

دردِ اُلفت میں دے مزا ایسا
دلِ نہ پائے کبھی قرار سلام

اسی بے قراری اور محبوب پاک ﷺ سے محبت واُلفت کی قندیل فروزاں کیے حضور تاج الشریعہ ۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۲/ جولائی ۲۰۱۸ء کو واصلِ حق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ گئے بزم سونی کر گئے۔ ان کی یادوں کے چراغ قلبِ مومن کو فروزاں کر رہے ہیں۔

جس کی نگاہوں میں خاکِ حجازِ مقدس کا سرمہ ہو؛ اس کو باطل کی چیرہ دستیاں بھلا کس طرح لرزہ براندام کر سکتی ہیں؟ جسے محبوب کی محبت وعشق کا درد ہو؛ اسے حوادث وفتن کس طرح مبتلائے آلام بنا سکتے ہیں؟ جس کا دل محبوب رب العالمین ﷺ کی یاد میں کھویا ہوا ہو اور اسی میں اسے راحت میسر ہو اس کے قلبِ روشن کو کون مضمحل کر سکتا ہے! ایسے عاشق صادق کی نگاہوں میں شفق کا حسن نہیں بس سکتا، اور چمن کی جلوہ آرائی اس کی نگاہوں کو اپنا اسیر نہیں بنا سکتی، تو جب اس گام پر کوئی شخصیت مطلع انوار نظر آتی ہے تو وہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے؛ جن کی فکر وبصیرت نے کتنے آزردہ دلوں اور شوریدہ فکروں کو گنبدِ خضرا کی بہاروں کا مشتاق بنا دیا۔ وہ سر جس میں ہوا وہوس کا سودا سمایا تھا؛ اس میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ یادِ شہ بطحا نے دل ودماغ کو روشن کر دیا۔

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بندہ جب اللہ کا ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کی شان ورفعت کی قائل ہو جاتی ہے اور اس کی طرف مائل۔ ہم نے دیکھا کہ جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کسی بزم میں پہنچ جاتے تو لوگ پروانہ وار ٹوٹ پڑتے، دل وجاں سے فدا ہو جاتے۔ سچ ہے جو شریعت کے اُصولوں کا عامل ہو جاتا ہے؛ مخلوق اس کی تعظیم میں عجلت کرتی ہے اور لوگ دیوانہ وار اس کے دید کو اُمڈ پڑتے ہیں اور یہ شہرت وعطا تو اس بارگاہ کی ہے جہاں دل کا عال کھلا ہوا ہے:

اور جہاں جود وعطا کے دھارے چلتے ہیں، فیض کے دریا بہتے ہیں- امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمٍ

ترجمہ: آپ تازگی میں کلی کی مانند ہیں، اوج ورفعت میں ماہ کامل کے مثل، جودوسخا میں سمندر کی طرح، اور عزم وحوصلہ میں زمانہ کی مانند ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

واہ ! کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جسے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطاونوازش کا وافر حصہ ملا ہو اس کی شان تو دوبالا ہو گی ہی؛ اس کی رفعت وبلندی کے ترانے گنگنائے جائیں گے۔ آج جو شہرت ودوام حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے؛ وہ عطائے خاص ہے-

الٰہی عزوجل! جب تک چمن میں مرغ نواسنجی کرتے رہیں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی لحد پر رحمت وانوار کی بارانِ مبارک برستی رہے۔ جب تک بلبل کی خوش خرامی گلشن میں اپنی آواز کا سحر جگاتی رہے اختر کی تابندگی روز بڑھتی رہے۔ جب تک آبشاروں کا ترنم بزمِ ہستی کو آراستہ کرتا رہے اور اُفق کا جمال نگاہوں کو تازگی دیتا رہے؛ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ علم کی خوشبو پھیلتی رہے۔ جب تک ستاروں کی انجمن میں روشنی رہے اختر خوشنوا کی رعنائی ایمان کی دَمک بڑھاتی رہے۔ جب تک آسمان نیلگوں پر ماہ تاب کی چمک باقی رہے اور جب تک جامِ محبت چھلکتے رہیں حضور تاج الشریعہ کے علم و

فضل کی کرنوں سے کائنات عالم کے مسلمان سیراب وفیضیاب ہوتے رہیں۔ ان کے فیض کے دریا اُبلتے رہیں؛ باغِ رضا کے عندلیب خوشنوا کی بوئے تر مشامِ فکر کو مہکاتی رہے۔

اے رضاؔ جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

❀❀❀

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ

علماء ومشائخ وسادات کرام کی نظر میں

محمد آفاق رضوی

عالم اسلام کی عبقری شخصیت وارث علوم اعلیٰحضرت، جانشین مفتی اعظم، چشم و چراغ حضور مفسر اعظم ہند، مرجع العلماء والفقہاء، فقیہ اسلام، شیخ الاسلام والمسلمین، امیر اہلسنت، قاضی القضاء فی الہند، فخر ازھر، تاج الشریعہ علامہ مفتی شاہ اختر رضا خاں قادری برکاتی رضوی (ازہری میاں) رحمۃ اللہ علیہ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ہے آپ اعلیٰحضرت علیہ الرّحمۃ کے علوم کے سچے وارث اور مفتی اعظم ہند علیہ الرّحمۃ کے سچے جانشین اور برصغیر ہند و پاک کی سب سے بڑی علمی روحانی اور مرکزی شخصیت تھے۔

علم وعمل، زہد وتقویٰ، خلوص وللّٰہیت پاسداریٔ شرع میں آپ اپنے اسلاف کے عکس جمیل تھے۔

آپ کی شخصیت اتنی جامع، باوقار اور عظیم ہے کہ عوام تو عوام عصر حاضر کے جید علماء کرام، مفتیان عظام، مشائخ عظام، محدثین، خطباء، مقررین، مصنفین، ادیب، محققین، مناظرین آپ سے تعلق ونسبت رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور آپ دامت برکاتہم العالیہ کے وجود کو عالم اسلام کے لیے غنیمت سمجھتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ مسلک اہل سنت (مسلک اعلیحضرت) کی ترویج واشاعت کے لیے وقف نظر آتا ہے۔

ایک طرف جہاں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ وارشاد، دعوت واصلاح کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی تو دوسری طرف افتاء وقضاء کے ذریعہ مسلمانوں کی کامل رہنمائی بھی فرمائی ہے۔

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ علماء کرام وسادات کرام کا ادب واحترام فرماتے یہی وجہ ہے کہ سادات کرام بھی آپ سے بے پناہ محبت فرماتے اور آپ کو اپنا قائد وپیشوا تسلیم کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چند علماء ومشائخ وسادات کرام کے اقوال وتاثرات پیش کیے جارہے ہے جن سے حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی عظمت وبلند مرتبیت کا پتہ چلتا ہے قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

محدث مکۃ المکرّمہ شیخ سید محمد بن علوی عباسی مالکی

آپ نے حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کو محدث حنفی، محدث عظیم، عالم کبیر وغیرہ القاب کے ساتھ یاد کیا۔ اور اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ میں حضرت تاج الشریعہ دامت برکاتھم العالی کو اس مقام پہ فائز محسوس کرتا ہوں جس سے الفاظ اور حروف کی تعبیر آشنا نہیں۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:594)

شیخ جمیل بن عارف حسینی شافعی فلسطین

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی ذات وہ ذات ہے کہ ان کے توسل سے دعائیں مانگی جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول فرمائے گا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے لیے شیخ الاسلام والمسلمین، عارف باللہ، شیخ الکامل

جیسے القاب کا استعمال کئے۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:595)

شہزادۂ حضور غوثِ اعظم ڈاکٹر عبد العزیز الخطیب حفظہ اللہ دمشق (شام)

"میں نے تمنا کی تھی آرزو کی تھی اے کاش آنے والے ان تمام صوفیاء کرام کی سرپرستی فرماتے العلامہ مفتی الامام الشیخ اختر رضا خاں الہندی حفظہ اللہ" لیکن وہ اپنی مصروفیت اور دیگر مشکلات کے سبب نہ آسکے انکا فیض ہم پر جاری ہے اور انکے فیض کی یہ برکت ہے کہ آج یہ اکابر اجلأ صوفیاء اتقیأ حسنی حسینی شہزادے آپکے سامنے ہیں۔
(اقتباس بیان بموقع انٹرنیشنل صوفی کانفرنس)

الشیخ محمد عمر بن سلیم المہدی الدباغ مدظلہ بغداد شریف

آپ تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ وصدر العلماء کی تعریف توصیف بڑی عقیدت مندانہ انداز میں فرماتے تھے شیخ صاحب نے حضرت دامت برکاتہم العالیہ کی شان میں عربی میں منقبت بھی لکھی آپ نے حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ سے سند الحدیث والافتاء اور اجازت وخلافت لی۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:595)

حضور سید پیر علاء الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر صاحب قبلہ نے علامہ اختر رضا صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تعریف میں فی العدلیہ عربی میں ایک قطعہ پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ "اختر رضا ستارہ کی طرح تابندگی بکھرے گا"۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:250)

حضور احسن العلماء مارہروی علیہ الرحمہ

عرس قاسمی 1984 کی تقریب میں حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ نے جانشین مفتی اعظم کا استقبال قائم مقام مفتی اعظم علامہ ازہری زندہ باد کے نعرہ سے کیا مجمع کثیر میں

جانشین مفتی اعظم کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی تمام خلافت واجازت عطا فرمائی۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص 600)

خلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیۃ الرّحمۃ

ہند و پاک میں ہماری مرکزی شخصیت حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں جو نائب مفتی اعظم ہند کے نام سے پہچانے جاتے ہے۔

خلیفہ مفتی اعظم حضرت مفتی سید شاہد علی حسنی محدث رامپوری

عصر حاضر میں اعلیٰحضرت کے علوم وفنون کے سچے وارث، حجۃ الاسلام ومفتی اعظم کے صحیح جانشین، روحانیت کے تاجدار، رضویت کے امین تاج الشریعہ، فقیہ اسلام، قاضی القضاۃ فی الہند محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ ہیں جو اہلسنت وجماعت کی عالمی سطح پر علمی ودینی، اعتقادی وفکری قیادت ورہبری فرمارہے ہے جن کے آفتاب شہرت و اقبال کی کرنیں سارے عالم کو روشن ومنور کر رہی ہیں۔ (حیات تاج الشریعہ، جدید اضافہ ص:12)

شہزادہ احسن العلماء شرف ملت حضور سید شاہ اشرف میاں مارہروی

دعا گو رہتا ہوں کہ کاش ہماری خانقاہ برکات کی اگلی پیڑھیاں اپنے زمانے کے پودے والے سے یہ کہ سکیں کہ سنو ماضی قریب میں ہماری خانقاہ کی تین کرامتیں ہیں احمد رضا، مصطفٰے رضا اور اختر رضا دامت برکاتہم العالیہ۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص۔285)

حضرت سید شاہ فضل المتین چشتی قبلہ گدی نشین اجمیر معلیٰ

تاج شریعت مفتی اختر رضا ازہری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بابرکات

علمی دینی روحانی سماجی خدمات کے حساب سے ایک مثال ہے یہ اس وقت کی ایک اہم قابل ذکر اور قابل قدر شخصیت ہیں۔ اور ایسے حلقے کے سربراہ ہیں جس کے ذکر کے بغیر ہمارے عہد کی دینی، مسلکی، فقہی تاریخ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔ یہ بذات خود شخصی اعتبار سے بلند مرتبت ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:35)

حضرت مولانا سید اویس مصطفیٰ واسطی بلگرام شریف

فقیر قادری کو جانشین مفتی اعظم ہند علامہ ازہری میاں صاحب دامت برکاتھم العالیٰ سے بارہا ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے یہ ملاقات و رابطے دیرانہ تعلقات کے باعث ہیں جو خانقاہ بلگرام و بریلی میں ہمیشہ سے رہے ہیں موصوف کو خانقاہ رضویہ میں وہ مقام حاصل ہے کہ تاج الشریعہ اور قاضی القضاۃ جیسے القاب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:601)

حضرت علامہ سید فخر الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ

اسی (خانوادہ رضویہ) عظیم روحانی خانوادے کے چشم و چراغ طریقت وشریعت کے علم بردار فقیر عصر مرطبع التقویٰ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مولانا تاج الشریعہ الحاج اختر رضا صاحب قبلہ ملقب بہ ازہری میاں دامت برکاتہم العالیہ کی ذات وہ ستودہ صفات ہے جو علم و عمل زہد وتقوی شرم وحیا صبر وقناعت صداقت و استقامت وغیرہ عظیم صفات حسنہ سے متصف ہیں۔ یہ عصر حاضر کی وہ عظیم ہستی ہیں جس سے عوام وخواص یکساں طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ (تجلیات تاج الشریعہ ص:249)

حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب

الحمد اللہ میرے شیخ (تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ) نے اس وقت فتاوی رضویہ کی تین جلدیں مکمل عربی میں کر دی ہیں اور عربی بھی وہ جس پر مصری بھی نثار ہو

جائیں۔تاج الشریعہ دامت برکاتھم العالی کا آج کوئی نظیر نہیں نہ تقوی میں کوئی نظیر نہ علم میں کوئی نظیر۔

نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی حضرت مولانا سید سہیل میاں ولی عہد خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف

ہم سب نے اس وقت حضور تاج الشریعہ دامت برکاتھم العالی کو عالم سنیت کا جماعت کا رہنما اور قائد مان لیا ہے ہم سب کو چاہیے کہ حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کا جو حکم ہو اس پر عمل کرے۔حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کا قلم اس وقت قلم آخر ہے جب کسی مسئلے پر تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کا قلم چل جائے تو کسی سنی میں یہ جرأت نہیں ہونی چاہئے کہ ان کے قلم پر تصحیک کرے۔

(اقتباس تقریر امام احمد رضا کانفرس بموقع عرس رضوی 2015)

غیاث ملت حضرت سید غیاث الدین قادری ترمزی صاحب سجادہ خانقاہ کالپی شریف

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی جامع تصوف شخصیت ظاہر و باہر ہے آپ کی علمی، فقہی، مسلکی، ملی، تصنیفی اور روحانی خدمات نے آپ کو عالم اسلام کا آفاقی شخصیت بنا دیا جسے کوئی انصاف پسند جھٹلا نہیں سکتا۔آج بھی حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ جملہ سنیوں کے آئیڈیل ہیں۔(تجلیات تاج الشریعہ ص:33)

جانشین مجاہد ملت حضرت مولانا سید غلام محمد حبیبی قبلہ اڑیسہ

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کے علمی سرمایہ کے امین ہیں اور عالمگیر شہرت و مقبولیت کے حامل ہیں لاکھوں اہل طریقت کے قبلہ وعقیدت،

شرعی کاؤنسل کے ذریعہ امت مسلمہ کو درپیش دینی مسائل کا حل نکالنے والے اور سواد اعظم کے منتشر ارباب افتاء کو یکجہتی کا پیغام دینے والے قائد، قدیم علوم کے ساتھ جدید علوم کے ذریعہ عصری تقاضوں کی تکمیل کے لیے عظیم دانش گاہ کے بانی ہیں۔

(تجلیات تاج الشریعہ ص:74)

حضرت علامہ سید امین القادری

حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ علامہ اختر رضا صاحب قبلہ ازہری دامت برکاتہم العالیہ اس وقت اعلیحضرت اور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے قائم مقام ہیں جو ہم سنیوں کی آبرو ہیں ہم سنیوں کی پہچان ہیں الحمد اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ یہ فقیر قادری بھی حضرت کا غلام ہے۔(اقتباس تقریر)

حضرت مولانا سید سراج ازہر ممبئی

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتھم العالی ہم سنیوں کے امیر ہیں۔

حضرت میر سید حسین میاں واحدی بلگرام شریف

مسلک اعلیحضرت علیہ الرحمۃ ہی جنت کا راستہ ہے اور اس راستے کی کھلی پہچان حضور تاج الشریعہ ازہری میاں دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔

حضرت سید محمد اسماعیل گلزار میاں واسطی قبلہ سجادہ نشین مسولی شریف

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کا انتخاب (حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ) لاجواب ہے یہی وجہ ہے کہ آج تنہا ایک میرے شیخ اعظم حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کا ڈنکا بج رہا اور جو مقدس درویش قطب زماں مفتی اعظم کے انتخاب تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ ہر انگلی اٹھاتا ہے وہ درحقیقت مفتی اعظم اور اعلیحضرت علیہما الرحمۃ پر

انگلی اٹھاتا ہے۔(اقتباس تقریر)

ان اقوال وتاثرات سے حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی عظمت ورفعت کا پتہ چلتا ہے۔آج جو لوگ اپنی ساری توانائی حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کی مخالفت پر صرف کر رہے ہیں ایسے لوگوں کو اپنا محاسبہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

نگاہ مفتی اعظم کی ہیں یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

❀❀❀

مہنگائی کے اس طوفان میں اجتماعی طور پر رویوں کو بدلنا ہوگا

از قلم مفتی علی اصغر عطاری

ایک ہفتے میں پیٹرول کا دو بار مہنگا ہو کر 60 روپے کے اضافہ سے 200 سے اوپر فی لیٹر چلا جانا، گھی پر 100 روپے لیٹر سے زیادہ اضافہ چاول پر بھی فی کلو 50 روپے اضافے کی اطلاع ہے۔

نا جانے کیا کیا چیز مہنگی ہونی ہے۔لیکن ایک متوسط آدمی کی تنخواہ وہی 25 سے 50 ہزار کے درمیان ہے۔

اس ہوش ربا مہنگائی کا مقابلہ آپ صرف اور صرف لائف اسٹائل بدل کر ہی کر سکتے ہیں۔بچت کرنا اور اسراف سے بچنا واحد حل ہے۔

لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ جس کی تنخواہ ضروری امور میں ہی پوری نہیں ہو رہی وہ اسراف کا تو سوچتا بھی نہیں ہے۔اس کا حل یہ ہے کہ ہماری پوری سوسائٹی کو بدلنا ہوگا۔ٹھیک ہے ہم نے بیرون ملک سے اشیائے پر تعیش پر تو پابندی لگادی ہے لیکن کیا ٹی وی اور فلموں میں پر تعیش زندگی دکھانے پر بھی کوئی پابندی لگائی ہے کسی نے؟

ہم نے اس میڈیا کی نحوست کے ذریعے نہ جانے کس کس چیز کو اپنے رہن سہن کا حصہ بنالیا ہے۔آپ کے ذہن میں یہ بات کس نے ڈالی ہے کہ خوب کھانے کے بعد بوتل بھی پینا ہے؟اور ایک بوتل میں تقریباً 7 چمچ چینی شامل ہوتی ہے یہ بات ٹی وی پر چلنے والے اشتہارات میں تھوڑی بتائی جاتی ہے، وہاں تو ایک کلچر کی ترغیب ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ کولڈ ڈرنک ہماری ثقافت میں تو کہیں بھی نہیں تھی یہ کہاں سے آیا ہے میڈیا سے آیا ہے ٹی وی اشہارات سے آیا ہے اور بھی نا جانے کیا کیا چیزیں ہیں جو بیان کی جاسکتی ہیں۔

اگر ہمیں معاشرے کو بدلنا ہے تو خود کو بدلنا ہوگا اور ہمیں باہمی تعاون سے اضافی اخراجات کم کرنا ہوں گے مثلاً: شادی بیاہ کے اخراجات، جہیز پر بے جا خرچہ اور مطالبہ، مہمان داری کے تکلفات، بے جا سفر اور دیگر ان چیزوں سے بچنا ہوگا جہاں سے پیسہ بے جا خرچ ہوتا ہو۔

رشتہ دار مٹھائی کا ڈبا نالائے تو منہ بن جاتا ہے اب پانچ سو ہزار کی وہ مٹھائی لائے 2 ہزار ٹیکسی میں دے کیا ہم اس کا خرچہ بچانے میں رسومات ختم کر کے تعاون نہیں کر سکتے؟

بڑا دل، خندہ پیشانی اور ایک دوسرے کی تکلیف سمجھ کر احساس کر کے جینا سیکھیں جائز بات پر طعن نہیں بنتا لیکن قومی مشکلات پر امیر لوگوں کو بھی اپنی عادات واطوار بدلنا چاہیے۔ایک طرف گلی گلی میں ہوٹل وریسٹونیٹ پر مرغ مسلم کھائے جارہے ہوں دوسری طرف غریب آدمی کے گھر میں آٹے کے پیسے بھی نا ہوں تو معاشرے میں کتنا عدم توازن پیدا ہوگا؟۔

غرباء کے لئے اگر چہ بہت سارے ہسپتال سہولیات دیتے ہیں لیکن اب فوڈ بینک بڑھانے کی حاجت ہے اور مزدور اور کم تنخواہ داروں کے لئے کاش کوئی ادارہ ایسا کارڈ جاری کرے کہ جس سے کم تنخواہ پر نوکری اور کام پر جانے والوں کا کرایہ ادا ہو سکے بے شک

انکوائری کے ذریعے ہو اور قید ہو کہ اس گاڑی میں اس کارڈ ہولڈر کے علاوہ دیگر لوگ نہیں بیٹھیں گے۔

دیگر ملکوں میں لیبر کو اے سی گاڑی میں لانا چھوڑنا کمپنی کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن یہاں ایک مزدور روز ٹھیک ٹھاک سفر کر کے بسوں میں مرغا بن کر سفر کرتا ہے دبئی اور عرب شریف میں، میں نے دیکھا ہے کہ کمپنی لیبر کو گاڑی دینے کی پابند ہوتی ہے۔

ہمارے یہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے بہت ساری جگہوں پر ایسا ہوتا بھی ہے اگر کمپنی چھوٹی ہے تو کئی کمپنیاں مل کر لیبر کو ٹرانسپورٹ دے سکتی ہیں۔ موٹر سائیکل کلچر بڑے شہروں کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے۔

اگر اندرون شہر بہتر سفری سہولت ہو تو کوئی بھی موٹر سائیکل پر آنا جانا نہ کرے۔ ترکی کے شہر استنبول میں میں نے دیکھا کہ 4 طرح سفری سہولیات دستیاب ہیں۔

ٹرام، میٹرو بس، زیر زمین میٹرو ٹرین، سمندری سفر کے لئے فیری، ایک آدمی کو جو سہولت ہو وہ سستی ٹرانسپورٹ پکڑ لیتا ہے۔

موٹر سائیکل کلچر یا ذاتی گاڑی پر آنے جانے کے درج ذیل نقصانات معاشرے کو پہنچ رہے ہیں۔

1۔ پیٹرول زیادہ خرچ ہو رہا ہے بائیک پر جانے والے کو اچھی ٹرانسپورٹ ملے تو وہ کیوں بائیک گھسیٹے گا۔ ذاتی گاڑی پر جانے والا تنہا کار میں جا رہا ہوتا ہے اچھی ٹرانسپورٹ ملے تو یہ کیوں اتنا خرچہ کرے گا۔

2۔ کراچی ہو یا لاہور بلکہ ان دونوں شہروں سے زیادہ ٹریفک جام کا مسئلہ میں نے پشاور اور کوئٹہ میں دیکھا ہے جب ہر بندہ ذاتی گاڑی اور بائیک پر آئے گا تو پارکنگ

بھی پھر روڑ پر کرتا ہے جو کہ ٹریفک جام کا بڑا سبب ہے

3۔ بائیک پر ایکسیڈنٹ کا تناسب سب سے زیادہ ہے پھر موسم کا اپ ڈاون الگ مسئلہ پیدا کرتا ہے دھواں اور فضائی آلودگی الگ نقصان پہنچاتی ہے۔ ایکسیڈنٹ کا ریشو کیا ہے؟ کوئی شخص جناح ہسپتال کے دماغ کی ایمرجنسی کے گیٹ پر جا کر دیکھ لے کہ روز کتنے درجن ایکسیڈنٹ صرف بائیک کے ہوتے ہیں۔

4۔ ترکیہ یعنی ترکی کے لوگوں کی اوسط عمر 90 سال ہے میں نے اپنے 2021 کے سفر میں وہاں کے 12 شہروں کا سفر کیا میں نے ایک مسجد میں بھی وہاں کرسی نہیں دیکھی بوڑھے لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ جہاں اس کی ایک بنیادی وجہ وہاں کا پر فضا موسم یا موروثی اسباب ہو سکتے ہیں وہیں لائف اسٹائل بھی ایک اہم عنصر ہے کیوں کہ ایک بندے کو بس میں یا پبلک ٹرانسپورٹ پر جانا ہے تو تھوڑا ساوہ گاڑی پکڑنے کے لئے چلتا ہے اور تھوڑا سا اتر کر چلتا ہے یوں ایک روٹین کی واک ہو جاتی ہے، خلاصہ کی طرف آتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مشکلات تو بظاہر کم ہونے کا نام نہیں لیں گی لیکن ہمیں مشکلات کا انفرادی اور اجتماعی حل کیسے نکالنا ہے حل نکالتے ہوئے زندگی گزارنا ہوگی محض مایوس ہونا مسائل کا حل نہیں ہوتا بلکہ متبادل کیا ہوگا یہ اہم چیز ہے۔

یہ بھی ایک بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں مہنگائی ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حکومتیں جو قرضہ لیتی ہیں ان کا سود کہاں سے ادا ہوگا اس کے لئے قرضہ دینے والے عالمی ادارے مہنگائی کی شرط مقرر کرواتے ہیں تاکہ ان کا پیسہ بمع سود انہیں واپس مل سکے۔ اللہ پاک سود کی نحوست سے بھی ہمیں نجات عطا فرمائے۔

❀❀❀

کمر توڑ مہنگائی ''چند تجاویز''

منیر اشرفی غفر اللہ تعالی

ہر طرف یہ شور مچا ہوا ہے کہ مہنگائی ہوگئی مہنگائی ہوگئی! اہل علم حضرات اس کے بارے میں اپنی اپنی بساط کے مطابق قیمتی آراء و تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ چند ایک آراء فقیر کی جانب سے بھی قبول فرمائیں۔

توکل علی اللہ

سب سے پہلے تو اپنے رب پر مضبوط توکل کرنا ہوگا، اس سلسلہ میں ہم کچھ کمزوری کا شکار ہو گئے ہیں۔

توکل علی اللہ کی سعادت میسر ہو جائے تو پھر کیسے رزق ملتا ہے وہ حدیث شریف سے اندازہ لگا لیجیے:

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا

اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح خالی پیٹ نکلتے اور شام کو سیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ [ترمذی، رقم:2344][ابن ماجہ، رقم:4164]

نماز کی پابندی

اللہ جل وعلا ارشاد فرماتا ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ طه 132

اپنوں کو نماز کا حکم دو اور خود اس پر پابندی کرتے رہو، ہم تم سے رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تمہیں رزق دیں گے اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے۔

سیدی امام اسماعیل نبہانی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب "سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین" صفحہ 950 پر ایک روایت نقل کرتے ہیں:

جب کبھی حضور جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فقر و فاقہ کی نوبت آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں کو نماز پڑھو نماز پڑھو کا حکم دیتے۔

حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انبیاء کرام علیہم السلام پر کوئی مشکل پڑتی تو وہ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔ [سعادۃ الدارین:950]

خوف خدا

طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

لوگو! اللہ کے خوف کو تجارت بنا لو تمہارے پاس تجارت و مال رزق آئے گا پھر یہ آیت کریمہ پڑھی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ترجمہ: جو اللہ عزوجل سے ڈرے اللہ اس کے لیے راستے کھول دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔ [الطلاق:3-2]

حق چار یار کی نسبت سے چوتھی گزارش

گناہوں سے بچتے رہنا

ایک اور حدیث شریف میں ہے حضور جان جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان

گناہ کی وجہ سے اپنے حصے کے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔۔[ایضاً]

صبح صبح رزق کی تقسیم کا وقت ہوتا ہے اس وقت ہم لمبی تان کر خواب خرگوش میں مست اور مگن ہوتے ہیں۔

برکت پھر کہاں سے میسر ہو گی۔ نماز قضاء کر دینا بھی تو ایک گناہ ہے اور وہ بھی صغیرہ گناہ نہیں بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے تو ہمارے دن کا آغاز ہی گناہ سے ہو رہا ہے تو برکت کدھر سے آئے گی۔

رات گئے تک کاروبار کھول کر بیٹھے ہوتے ہیں نہ بچوں کو وقت دیتے ہیں نہ گھر والوں کو نہ ان کی تربیت کرتے ہیں نہ انہیں نماز کا کہتے ہیں پھر برکت کہاں سے آئے؟

پنجتن پاک کے نام کی نسبت سے پانچویں اور آخری گزارش

قرآن کی تلاوت اور ذکر و اذکار کرنا

حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تنگ دست ہوں فرمایا تو فرشتوں کی دعا اور مخلوق کی تسبیح سے کہاں غافل پڑا ہے؟ فرمایا پڑھ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

طلوع فجر اور نماز فجر کے درمیان سو بار پڑھا کر پھر دیکھ دنیا تیرے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آئے گی۔ [سعادۃ الدارین:946، مطبوعہ ضیاء القرآن]

رات کو سورۃ واقعہ کی تلاوت کیجئے خود بھی اور گھر والے سب پڑھیے اس کی برکت سے فقر و فاقہ سے محفوظ رہیں گے اور صبح سورۃ یاسین شریف کی تلاوت کیجئے کہ اس کی تلاوت کرنے والے کے دن کی حاجات پوری کی جاتی ہیں۔ باقی آپ جو بھی کام کرتے ہیں اللہ عزوجل کی ذات پر توکل کرتے ہوئے خوب محنت کیجئے نماز، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار، تسبیح و تہلیل اور درود شریف کی پابندی کیجئے مایوسیاں چھوڑیے فکر آخرت اپنایئے دنیا کی

فکروں سے ذہن کو آزاد کیجئے ان شاء اللہ عزوجل سب خیر ہو گی۔

اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

❀❀❀
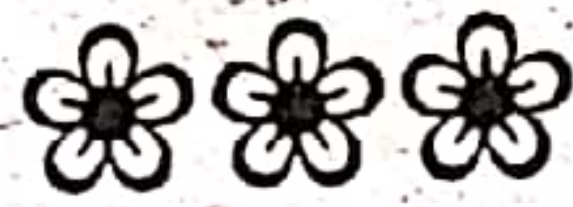
انتہائی منظم لوگوں کی صحت مند عادات جوان کی صبح کو شاندار بناتی ہیں

ازقلم حکیم میلاد رضا رضوی

بعض لوگ صبح اٹھتے ہی انتہائی پرسکون دکھائی دیتے ہیں، ان کے برعکس بعض لوگ دھندلی آنکھوں کے ساتھ افراتفری کے عالم میں نظر آتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک پرسکون انداز میں اپنی صبح کا آغاز کر سکتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ وہ کیسے اپنی صبح کو پرسکون بنا سکتے ہیں؟ آیئے! اس سوال کا جواب جانتے ہیں۔

اپنی صبح کو پرسکون بنانے کے لئے، سب سے پہلا کام یہ کریں کہ رات کو جلدی سوئیں۔ صبح فجر کے وقت اٹھیں، وضو کر کے نماز پڑھیں، اور پھر اپنے اردگرد منظم قسم کے لوگوں کے معاملات پر غور کریں۔

'مائی ہوم آئیڈیاز' پر ایک مضمون میں سپریم آرگنائزیشن کے بانی اور صدر جوڈی واٹسن نے مشورہ دیا کہ اگر آپ گھر کے باقی افراد کی نسبت پہلے بیدار ہوتے ہیں تو پھر پہلے اپنے سارے دن کے کاموں کی فہرست بنائیں۔ ضروری نہیں کہ فہرست لکھ کر بنائی جائے، بلکہ ترجیحات کے اعتبار سے فہرست ذہن میں بھی ترتیب دے سکتے ہیں۔

جلدی جاگنے کا لازمی تقاضا ہو گا کہ آپ جلدی سوئیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھیں نیند ہی دیر سے آتی ہے۔ اگر آپ کو نیند نہیں آتی تو ان اسباب سے متعلق غور کریں جو آپ

کی نیند میں رکاوٹ ہیں۔

اس سلسلے میں ماہرین تجویز دیتے ہیں کہ جب آپ سونے کے لئے بیڈ کی طرف بڑھیں تو اپنے موبائل فون کو بستر سے دور رکھ دیں۔ سوتے وقت سیل فون کو قریب رکھنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ آنکھ کھلتے ہی آپ اپنا سیل فون پکڑ لیں گے، نتیجتاً خون چوسنے والی پریشان کن ای میلز، خبری سرخیاں اور سوشل میڈیا کی پوسٹس کے بلیک ہولز آپ کو نگل سکتے ہیں اور آپ کے بلڈ پریشر میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ آپ صبح صبح اپنے سیل سے دور رہیں۔ پھر اپنے بستر پر بیٹھ جائیں اور گہرے گہرے سانس لے کر تازہ ہوا کو اپنے اندر اتاریں۔

ماہرین کے مطابق اس طرح آپ خوش رہ سکتے ہیں اور یہ آپ کے لئے ایک حیرت انگیز خوش کن تجربہ ہوگا۔ صبح سویرے جاگ کر اپنے پسندیدہ کام کریں جیسے مراقبہ کرنا، واک کرنا، ورزش کرنا وغیرہ اور پھر دس یا پندرہ منٹ آرام کر کے اپنے دیگر روزمرہ کاموں کے لیے تیار ہو جائیں۔ برش کرنا یا غسل کرنا تو آپ کی عادت ہوگی، اس کا آپ کی خوشی سے کوئی تعلق نہیں اس لئے وہ کام کریں جو آپ کے لئے خوشی کا باعث ہوں۔

یہ کام کر کے آپ دیکھیں گے کہ جلدی جاگنا جو کبھی آپ کو ایک مشکل چیلنج کی طرح لگتا تھا، اب ایک آسان کام بن گیا ہے۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ آہستہ آہستہ آپ کی زندگی سے بے ترتیبی ختم ہوتی چلی جائے گی۔

جب آپ سارے دن کے کاموں کے لئے تیار ہو جائیں گے تو پھر سب سے پہلے اپنے موبائل سے ضروری پیغامات چیک کریں اور ان کا جواب دیں۔ اس طرح آپ ضروری باتوں کا جواب دینا نہیں بھولیں گے۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ ایک وقت میں ایک ہی کام کریں کیونکہ ایک دم ہم دنیا کو بدل نہیں سکتے۔ اگر ہم ایک ہی وقت میں سارے کام کرنے کی کوشش کریں

گے تو ہم بے زار ہو جائیں گے اور کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر پائیں گے۔

اپنے آپ کو غیر منظم زندگی سے بچانے کے لئے ایک ہی وقت میں ایک ہی کام کریں گے تو دیگر ضروری کاموں کے بارے میں بہتر انداز میں سوچنے کا موقع مل جائے گا۔ دیگر ضروری کام ان کے شیڈول کے مطابق کریں۔

اگر کوئی خاتون کھانا تیار کرنے لگی ہیں تو انھیں علم ہونا چاہیے کہ صبح، دوپہر اور رات کے کھانے میں کیا کچھ بنانا ہے۔ اس طرح وہ آج کیا پکاؤں؟ کے سوال کے بارے میں سوچتے ہوئے وقت ضائع نہیں کریں گی، اپنے اس وقت کو کسی دوسرے مفید اور ضروری کام میں صرف کریں گی۔

آپ کو یہ بھی سوچنا ہے کہ آپ کس طرح اپنے کاموں کو مزید آسان اور دلچسپ بنا سکتے ہیں۔ اپنے کام کو آسان بنانے کے لئے اپنے کاموں کی فہرست میں آپ اپنے موڈ کے مطابق ترمیم بھی کر سکتے ہیں۔

نظم وضبط کے ماہرین کے مطابق اگر رات کو آپ کسی کام کے بارے میں سوچیں گے، تو صبح اس کے مثبت پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

فہرست کو ترتیب دیتے ہوئے اس بات کو بھی مد نظر رکھیں کہ آپ پر اضافی بوجھ نہ بڑھے۔ ماہرین کے مطابق اومنی فوکس کا استعمال اپنے آپ کو سرگرم رکھنے کے لئے کریں اور آئی فون پر ریمائنڈرز ایپ کا استعمال بھی کریں۔ یہ بہترین ٹاسک لسٹ ایپ ہے۔

اگر آپ کا کام بروقت ختم نہیں ہوتا تو ایسی وجوہات کا پتہ لگائیں جو اسکی راہ میں مشکلات بڑھاتی ہیں۔ آپ مشکل کام پہلے کریں یعنی جو ہمیں سب سے زیادہ مشکل لگتا ہے اور اسے پہلے نہیں کرنا چاہتے، اسے پہلے ہی مکمل کریں۔ اس سے ہم ایک بامقصد اور نتیجہ خیز دن گزار سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق سب سے مشکل کام کو

جلدی مکمل کرنا بہترین طرزِ عمل ہے۔

اگر زندگی میں کسی بھی مرحلے پر مایوسی محسوس کر رہے ہوں تو کامیاب لوگوں کے حالاتِ زندگی پڑھیں، جنہوں نے مشکلات کے اندھیرے کو شکست دیکر روشنی تک رسائی حاصل کر لی اور پھر زندگی میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے حالاتِ زندگی پڑھ کر آپ اپنے اندر نئی قوت محسوس کریں گے۔

اپنی زندگی کو بے ترتیبی سے بچانے کے لیے اپنے گھر کو صاف ستھرا اور سلیقہ شعاری کا عکاس بنائیں کیونکہ جب آپ تھک ہار کر گھر آتے ہیں تو صاف ستھرا گھر آپ کو پرسکون کر دیتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ گھر سے نکلنے سے پہلے اسے ترتیب دیں، ہر چیز کو سلیقہ سے رکھیں تا کہ جب آپ گھر واپس آئیں تو صاف ستھرا ماحول دیکھ کر آپ کے دل و دماغ کی تھکن دور ہو جائے۔ میرا پرزور مشورہ ہے کہ مذکورہ بالا رہنما اصولوں کو اپنائیں، اپنی زندگی کو کامیاب بنالیں کیونکہ یہی کامیاب زندگی کے راز ہیں۔

❀❀❀

قابلِ مطالعہ کتابیں